Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۳ تبلیغ ۱۳۶۰ ۔ ۲۳ فروری ۱۹۸۱ء | نمبر ۴۳

نائیجیریا کی جماعت ہائے احمدیہ کا جلسہ سالانہ

نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا

لیبر کانگرس کے صدر، ریاست اونڈو کے گورنر کی شرکت اور جماعتی خدمات کو خراج تحسین

سیرالیون کے ڈپٹی ہائی کمشنر کی طرف سے جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام

لیگوس (نائیجیریا) امیر و مشنری انچارج نائیجیریا مکرم محمد اجمل صاحب شاہد نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کا ۳۱ واں سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶، ۷، ۸ فروری ۱۹۸۱ء کو لیگوس کے مضافات میں واقع نو تعمیر شدہ احمدیہ ٹاؤن میں نہایت کامیابی و خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔

اس جلسہ سالانہ کی خاص بات یہ تھی کہ نائیجیریا کے مقبول مزدور راہنما، لیبر کانگرس کے صدر اور اونڈو ریاست کے گورنر نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی اور جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات کو نمایاں الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لیگوس میں مقیم سیرالیون کے ڈپٹی ہائی کمشنر مکرم و محترم محمد کیموح فکیدا نے خیر سگالی کا پیغام بھیجا۔ اور جماعت احمدیہ کو اصلاح معاشرہ اور دنیا بھر میں علم پھیلانے کی کوششوں میں کامیابی کی دعا کی۔ مکرم ڈپٹی ہائی کمشنر صاحب نے سیرالیون ہائی کمشن لیگوس نائیجیریا کے پیڈ پر ۷ دسمبر ۱۹۸۰ء کی تاریخ سے جو پیغام ارسال کیا ہے اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

۳۱ ویں سالانہ جلسہ لیگوس کے موقعہ پر خیر سگالی کا پیغام

"مسٹر محمد اجمل شاہد،
احمدیہ مسلم مشن،
۴۵۔ ایڈمبگوا ایونیو،
پی او۔ باکس ۱۸ لیگوس

جناب والا!

میں اپنے اہل خانہ اور سیرالیون ہائی کمشن لیگوس کے تمام افراد کی طرف سے ۳۱ ویں سالانہ جلسہ احمدیہ کے موقعہ پر جو لیگوس میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ کو انتہائی گرمجوشی سے دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

میری دعا ہے کہ معاشرے کی اصلاح اور دنیا بھر میں علم پھیلانے کے لئے آپ کی مسلسل اور مخلصانہ کوششیں تا ابد جاری رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے انتہا برکات نازل کرے۔ آخر میں میری دعا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا پیار اس کی حفاظت اور آسمانی خوشنودی حاصل رہے۔ آمین

آپ کا مسلمان بھائی
ہز ایکسی لنسی محمد کیموح فکیدا
ڈپٹی ہائی کمشنر سیرالیون ہائی کمشن
لیگوس"

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۸ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے بذریعہ فون آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دائت کی تکلیف چل رہی ہے۔ عام صحت ٹھیک ہے۔

احباب کرام دلی درد اور تضرع کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے۔ غلبۂ اسلام کے لئے آپ کی سکیموں کو کامیابی و کامرانی سے نوازے آپ کو کام کرنے والی لمبی اور برکتوں سے معمور زندگی عطا کرے اور اپنی تائیدہ نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

۔۔ ۱۶ ماہ فروری ۱۹۸۱ء کے الفضل میں خاکسار کی طرف سے ولادت کا اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں میرے بیٹے کا نام ظفر اقبال سیفی کی جگہ محمد اقبال سیفی لکھا گیا ہے۔ ولادت عزیزم ظفر اقبال سیفی کے ہاں ہوئی نہ کہ محمد اقبال سیفی کے ہاں۔ براہ کرم تصحیح فرمالیں۔ نسیم سیفی ربوہ

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی جانب سے "تربیت کا پروگرام"

حسن کلام

۔۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (بقرہ ۸۴)

یعنی لوگوں کے ساتھ ملاطفت سے کلام کیا کرو۔

۔۔ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے (حدیث رسول مسلم کتاب البر)

۔۔ "انسانی زبان کی چھری تو رک سکتی ہی نہیں۔ جب خدا کا خوف کسی دل میں نہ ہو انسانی زبان کی بے باکی اس امر کی دلیل ہے کہ اس کا دل سچے تقوے سے محروم ہے۔ زبان کی تہذیب کا ذریعہ صرف خوف الٰہی اور تقوے ہے۔"

(ارشاد حضرت بانی جماعت احمدیہ ملفوظات جلد پنجم)

(یہ ارشادات ماہ فروری کے لئے انصار اللہ کے مطالعہ کے لئے پیش ہیں۔ قائد تربیت)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

۲۳ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علت العلل اور غایت الغایات

اللہ تعالیٰ جلشانہٗ وعز اسمہٗ کی ذات بابرکات کا علم حقیقی حاصل کرنا اور انسان اور خدا تعالیٰ کے تعلق کو سمجھنا دنیا بھر کے تمام علوم و دقائق کا نقطۂ مرکزی ہے۔ یہی وہ گتھی ہے کہ جس نے سلجھالی وہ عظمتوں اور رفعتوں کی بلندیوں تک پہنچ گیا اور جو نہ سلجھا پایا وہ ایسا بھٹکا کہ تحت الثریٰ سے ادھر پھر نہ رکا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان خود اس ذات بابرکات کے الفاظ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (النور: ۳۶)

ترجمہ:۔ اللہ آسمانوں کا بھی نور ہے۔ اور زمین کا بھی۔

پھر فرمایا:۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ج (شوریٰ: ۱۲)

ترجمہ:۔ اس جیسی کوئی چیز نہیں۔

پھر فرمایا:۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ (الحدید: ۴)

ترجمہ:۔ وہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی اور ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو آسمانوں اور زمین کا نور قرار دیکر بتایا گیا کہ ساری برکتیں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات سے وابستہ ہیں۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کہکر فرمایا کہ اس کی ذات کو دنیا کی اشیاء محمول نہ کرو۔ نہ کوئی اس جیسا ہے اور نہ وہ کسی جیسا ہے۔ اور پھر اپنی ذات کو اوّل و آخر قرار دیکر فرمایا۔ ہر ابتدا اسی کی ذات سے ہوتی ہے اور ہر نیکی اسی کی ذات کی طرف لوٹ کر جاتی ہے۔ اس لئے علت العلل اور غایت الغایات اسی حکیم مطلق کی ذات بابرکات کو سمجھنا چاہیئے۔ ان نکات معرفت کی مزید تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائی ہے اور انسان اور خدا تعالیٰ کے تعلق پر روشنی ڈالتے ہوئے انسان کو اس کا مرتبہ و مقام احسن پیرائے میں سمجھایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث حدیث قدسی ہے

"حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے۔ تم سب گم گشتہ راہ ہو۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو میں صحیح راستہ کی ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو۔ پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو۔ میں تم کو رزق دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں۔ پس مجھ سے لباس مانگو۔ اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی میں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں۔ پس مجھ سے ہی بخشش مانگو۔ میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرو۔ اور نہ ہی تم مجھے نفع پہنچا سکتے ہو کہ نفع پہنچانے کی کوشش کرو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن و انس سب کے سب اوّل درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جائیں اور اس شخص کی طرح بن جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے تو تمہارا ایسا ہو جانا بھی میری بادشاہت میں ایک ذرہ بھر اضافہ نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن و انس تم میں سے جو سب سے زیادہ بدکار ہے اس کے قلب بدنہاد کی طرح ہو جائیں تو بھی میری بادشاہت میں کسی چیز کی کمی نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن و انس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور میں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کر دوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا میں نے حساب کیا ہے۔ میں تم کو ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ جس شخص کا اچھا نتیجہ نکلے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے کہ اس کی اپنی ہی بدعملی کا نتیجہ ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم ص ۱۸۴ ج ۲)

اس حدیث قدسی میں نہایت واضح طور پر کھول کر یہ بیان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات بابرکات کو علت العلل قرار دیا جائے۔ یہی راہ نجات کی ہے کہ ہر انسانی تعلق و رابطے کا مبتدا و منتہا اللہ کی ذات کو قرار دیا جائے۔ ہر کام کرنے سے پہلے چند لمحے رک کر یہ سوچ لیا جائے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف تو نہیں ہوگا۔ تو دنیا کے سب بگڑے کام سنور جائیں۔

بحرِ حکمت کے موتی۔ جوامع الکلم۔ جواھر الکلام

ایمان کے جملہ شعبوں میں سے سب سے افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے

یہ کلمہ قرآن کریم کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے۔ اصل بات یہی ہے باقی سب اس کے مکملات ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ج ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہ (الحشر آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غائب اور حاضر کو جانتا ہے۔ وہی بے انتہا کرم کرنے والا (خدا) ہے اور وہی بار بار رحم کرنے والا (خدا) ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ ایمان کی ستر سے اوپر کچھ یا ساٹھ سے اوپر کچھ شاخیں ہیں۔ ان سب میں افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے۔

ملفوظات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۱) "یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے۔ جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے چونکہ ایک بڑی اور مبسوط کتاب کا یاد کرنا آسان نہیں اس لئے یہ کلمہ سکھا دیا گیا تاکہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدنظر رکھے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۳، صفحہ ۱۰۴)

(۲) "اصل بات یہی (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) ہے۔ اور باقی جو کچھ ہے وہ سب اس کے مکملات ہیں۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۳) "اپنے خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب، مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہ یہودیوں، عیسائیوں یا دوسرے مشرک بت پرستوں کو سکھایا جاتا اور وہ اس کو سمجھ لیتے تو ہرگز ہرگز تباہ اور ہلاک نہ ہوتے اسی ایک کلمہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان پر تباہی اور مصیبت آئی اور ان کی روح مجذوم ہو گئی۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں مالی قربانیوں کا فلسفہ

(تقریر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

تیسرا نکتہ

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ مال کبھی کسی کا نہیں ہوتا۔ یہ آنی جانی چیز ہے۔ چنانچہ مال کا لفظ اس مفہوم کے لحاظ سے بھی نہایت وسیع فلسفہ پر غازی کر رہا ہے کیونکہ لغت میں مال کے معنوں میں لکھا ہے:

اَلْمَالُ سُمِّیَ بِذٰلِکَ لِکَوْنِہٖ مَائِلًا اَبَدًا وَ زَائِلًا وَلِذٰلِکَ سُمِّیَ عَرَضًا وَ عَلٰی ھٰذَا دَلَّ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْمَالَ قَحْبَۃٌ تَکُوْنُ یَوْمًا فِیْ بَیْتِ عَطَّارٍ وَ یَوْمًا فِیْ بَیْتِ بَقَّارٍ

(المفردات راغب)

یعنی مال کو اس وجہ سے مال کہا جاتا ہے کہ اسے کبھی ٹھہراؤ نصیب نہیں۔ ہمیشہ زائل ہو جانے والی چیز ہے اسی لئے اسے عَرَضًا کا نام بھی دیا گیا۔ بمعنے عارضی اور وقتی قیام کے۔ اسی کیفیت کو کسی کا یہ قول بھی ظاہر کرتا ہے کہ مال اس فاحشہ کی طرح ہے جو آج کسی عطار کے ہاں ہے تو کل کسی سلوتری کے گھر میں ہوگی۔ ایک گھر میں اسے ٹکنا نصیب نہیں ہوتا۔

پس مال جب آنی جانی چیز ہے تو اسلام کی تعلیم میں اسے اسی زاویۂ نگاہ سے خرچ کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں کہ قبل اس کے کہ یہ آپ کے ہاتھوں سے نکل جائے آپ خود ہی اسے کسی اعلیٰ مقصد کی خاطر خرچ کر دیں اور وہ مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب پانا ہے۔ قربانی کا لفظ بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔

چوتھا نکتہ

قرآن کریم میں مال اور اولاد کو انسان کے لئے فتنہ قرار دیا گیا ہے اور مالی قربانی میں اسی فتنے سے انسان کو محفوظ کر دینے کا فلسفہ کارفرما ہے۔ چنانچہ سورۃ انفال میں فرمایا:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔

(انفال آیت ۲۹)

اسی مضمون کو سورۃ تغابن کی آیت ۱۶ میں دہرایا گیا ہے۔ مال کا فتنہ کبھی اس رنگ میں اپنے اثرات دکھاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ

(منافقون ع ۲)

دوسری جگہ فرمایا:

رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ۔

پس مراد یہ ہے کہ اموال اور اولاد انسان کے لئے بطور فتنہ اور آزمائش کے ہیں اور حکم یہ ہے کہ اے مومنو! تمہیں اموال اور تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور پھر فرمایا کہ قابل ستائش ہیں وہ لوگ جنہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت کا مشغلہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کر سکتا۔

پس اسلام نے مال کو فتنہ قرار دیا ہے ان معنوں میں کہ مال انسان کو اس حد تک بھی غافل کر دیتا ہے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کو بھی بھلا بیٹھتا ہے جس کی نعمتوں سے انسان کا رواں رواں اٹا پڑا ہے اور جس کے سامنے موت کے بعد انسان کو جوابدہی کے لئے کھڑا ہونا پڑے گا۔ مال کے حصول کی خواہش کبھی ایسی شدید رنگ اختیار کر لیتی ہے کہ مال کا فتنہ مہیب نظر آنے کے باوجود انسان اس سے دور ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوتا خواہ یہ تکاثر فی المال کی خواہش اسے قبر تک پہنچا دے یعنی موت آ جائے یا قبروں اور مزاروں تک پہنچا دے جہاں انسان اصل رازق حقیقی سے منہ موڑ کر غیر اللہ سے مانگنے لگ جاتا ہے۔ چنانچہ سورۃ تکاثر میں یہی مضمون بیان ہوا ہے جس کے آخری حصہ کا ترجمہ یہ ہے۔

"کاش کہ تم اصل حقیقت علم یقین کی مدد سے جان سکتے (تب تم کو معلوم ہو جاتا کہ) تم ضرور جہنم کو (اسی دنیا میں) دیکھو گے اور اسی کے بعد تم اسے یقین کی آنکھ سے (آخرت میں بھی) دیکھ لو گے۔ پھر (یہ بھی یاد رکھو کہ) تم سے اس دن (ہر بڑی) نعمت کے متعلق سوال کیا جائے گا (کہ تم نے اس کا شکر ادا کیا یا نہیں کیا)۔"

(یہاں ضمناً ذکر کر دینا مفید ہوگا کہ) اس سورۃ التکاثر کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا کوئی ایسا انسان نہیں جو روزانہ ہزار آیت کی تلاوت کر لیا کرے صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور ایسا روزانہ تو مشکل ہے۔ فرمایا سورۃ التکاثر ہر روز پڑھ لیا کرو۔ یہ ہزار آیت کے برابر ہے اور اس میں کیا شبہ ہے کہ اگر انسان مال کے تکاثر والے پہلو سے بچ جائے اور نعمتوں کا شکر گزار بن جائے تو یہ نیکی ہزار نیکیوں کی راہ کھول دیتی ہے۔

انسان کی حرص اور مال کی کثرت کے لئے اس کی شدید خواہش کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کی حالت عجیب ہے کہ اگر اسے احد پہاڑ کے برابر سونا مل جائے تو پھر بھی حسرت سے خواہش کرے گا کہ کاش ایک احد پہاڑ سونے کا مل جاتا اور انسان کی یہ انتہائی غیر معمولی خواہش مال کی صرف قبر کی مٹی سے مٹے گی۔ اس کے بغیر جیتے جی انسان کو سیری نصیب نہیں ہوتی ایک اور حدیث میں فرمایا

اَلشَّیْخُ شَابٌّ فِیْ حُبِّ اثْنَتَیْنِ طُوْلِ الْحَیٰوۃِ وَکَثْرَۃِ الْمَالِ۔

یعنی دو چیزوں کی خواہش میں بوڑھا بھی جوان نظر آئے گا۔ ایک لمبی زندگی پانے کی خواہش اور دوسرے زیادہ سے زیادہ مال کی حرص۔

پس اس خطرناک غفلت اور مال کی غیر معمولی حرص کا علاج اسلام میں مالی قربانی کے ذریعہ کیا گیا ہے تاکہ انسان مال کو اپنے ہاتھ سے قربان کر کے ایک طرف اللہ تعالیٰ کی یاد کا حق ادا کرے تو دوسری طرف مال کی حرص کا علاج اور تدارک ہو۔ قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مولوی نورالدین صاحب کا نہایت ایمان افروز واقعہ مشہور ہے کہ آپ کے پاس دو نہایت قیمتی صدریاں تھیں۔ ان میں سے ایک چوری ہو گئی تو دوسری آپ نے اپنے ہاتھوں صدقہ میں دے دی تاکہ توجہ اصل رازق حقیقی کی طرف منعطف ہو اور حرص و آز کی حسن بیدار نہ ہونے پائے۔ ظاہر ہے کہ دوسری صدری بھی کب تک کفایت کر سکتی تھی۔

مالی قربانی کا پانچواں نکتہ

یہ ہے کہ مالی قربانی کے ذریعہ انسان اپنے مال کی تطہیر مقصود ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَ تُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَ صَلِّ عَلَیْھِمْ۔ (توبہ ۱۰۴)

کہ (اے رسول!) ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تاکہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے۔

اس آیت میں تین نکات کا ذکر ہے۔ اوّل یہ کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے انسان کی اپنی اور اس کے مال کی تطہیر ہوتی ہے انسان کی اس طرح کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے پاس عیاشیوں اور فضول خرچیوں کے لئے گنجائش ہی کہاں رہ جاتی ہے لغو کاموں سے اعراض کرے گا تو انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق پائے گا۔ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس نکتہ کو بیان فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کی تشریح کرتے ہوئے:

"یہ قوت زکوٰۃ دینے کی لغو سے کنارہ کشی پر حاصل ہوتی ہے پس تم دنیا کی محبت کم کرو بلکہ نہ کرو تا زکوٰۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ۔" (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۶۲ حاشیہ)

انسان کی تطہیر اور پاکیزگی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ مال کو جو تمام برائیوں اور سفلی خواہشات کا مؤثر ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے لغزشوں کا شکار ہو جانے کے امکانات کو کم اور کمزور کرتا رہے

سیدنا حضرت مصلح موعود نے سورۃ کہف کی تفسیر میں جہاں سفینہ میں سوراخ کرنے کا ذکر ہے اس نکتہ کو بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں:

"جن کی دنیا میں دینی روح نہیں ہوتی اور جن کے مالوں کا کافی حصہ غرباء اور رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے نہیں نکلتا اُن کو دنیا کی محبت اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور اُن کے مال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیطان کے قبضہ میں چلے جاتے ہیں اس لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی اُمت کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے سفینہ میں سوراخ کر دیں۔ یعنی اُن کے مال دین کی خدمت اور بنی نوع انسان کی خدمت میں خرچ ہوتے رہیں تاکہ دنیا کی محبت ان کے دلوں پر قابو نہ پالے اور ان کے اموال خدا کیلئے ہونے کی بجائے ظالم دنیا کیلئے نہ ہو جائیں۔" (تفسیر کبیر سورۃ کہف صفحہ ۲۱۶ تفسیری نوٹ ۷۵)

معزز سامعین! آج کے دور میں انسان اپنی خواہشات کا بندہ ہو کر دین اور اس کی خدمت کے تقاضوں سے یکسر غافل ہو چکا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کیا خوب اس کیفیت کو بیان فرمایا ہے کہ ؎

بے کسی شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

آج کے زمانہ میں انسان کی زندگی کس قدر غیر حقیقی ہو کر رہ گئی ہے۔ اس کی کوئی انتہا بیان نہیں کی جا سکتی۔ لغو مصروفیات، فضول خرچی، تکاثر، بدرسوم کی پابندی وغیرہ سبھی امور ایسے ہیں جو اسلام کی نگاہ میں قابلِ نفرین ہیں مگر آج کی سوسائٹی میں تو ان کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ دین سے بیگانگی اور خدا سے یکسر دوری کی کیفیت نے انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑا اگر آج کا انسان لغویت اور فضول خرچی پر اُتر آئے تو ایک ہی رات میں ساٹھ ڈاکھ ڈالر کی رقم جوئے کی نذر کر دیتا ہے اور اس کے باوجود اسے فکر تک نہیں ہوتی کہ یہی رقم اگر دینِ اسلام کے غریب [illegible] پر صرف ہوتی تو بہتر ہوتا۔ پس آج اسلام کی خدمت کا جذبہ رکھنے والوں کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ اپنے سفینہ میں سوراخ کریں اور مال کی محبت کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دیں ورنہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی اہلیت چھن جائے گی اور ذاتی پاکیزگی انسان سے جاتی رہے گی۔

چھٹا نکتہ

انسان کی تطہیر کا مقصد انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعہ اس طرح بھی پورا ہوتا ہے کہ مال کو اپنے ہاتھوں خرچ کرنے اور خدا کی راہ میں لٹاتے رہنے سے انسان اسباب پرستی سے بچ سکتا اور سچا موحد بن سکتا ہے۔ مال و دولت سے چونکہ انسان اپنی اکثر خواہشات کی تکمیل کے سامان مہیا کر سکتا ہے۔ اس لئے مال کو ہی آج کا انسان قاضی الحاجات تسلیم کر چکا ہے۔ قولاً نہ سہی فعلاً ضرور ہے اور ہے یہ حقیقت کہ مال انسان کی نگاہ میں مخدوم بلکہ معبود بن چکا ہے اور اس مشرکانہ حالت سے نجات کی صرف ایک ہی راہ ہے کہ مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر کر کے اس بت کو دل میں بار بار توڑا جائے تا اللہ کی ہستی پر ایمان قوی ہو اور شرک کی نجاست سے انسان کو پاکیزگی میسر آ سکے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں فرماتے ہیں:-

"اے سعادت مندو لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کیلئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔"

(صفحہ ۶۱)

پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کو خرچ کرنا انسان کے اندر یہ اہلیت پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے کہ مال کی پرستش سے اپنے دامن کو بچا سکے اور مزید یہ کہ مال اس کی زندگی کا نصب العین نہیں بننے پاتا۔ مال کی جدائی اور مال کا کسی وجہ سے نقصان اس کو غمگین نہیں بنا سکتا۔ بلکہ اپنے ہاتھوں مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے انسان مال کی محبت پر ایک موت وارد کر رہا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"یاد رکھنا چاہیئے کہ تباہی کے اسباب میں سے ایک پہلو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قوانینِ قدرت کا بھی دخل ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے پہلو سے بچنے کا یہی طریقہ ہوتا ہے کہ انسان اور بھی زیادہ قربانیاں کرے اور ثابت کرے کہ وہ خود خدا ہی کے راستہ میں مٹ رہا ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ کو غیرت آتی ہے کہ جو پہلے ہی میرے لئے مر رہا ہے اُسے کیا مارنا۔ اس لئے وہ اسے مٹاتا نہیں بلکہ زندہ کرتا ہے۔"

(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء)

دشمنو! ہم اس کی راہ میں مرتے ہیں ہر گھڑی
کیا کرو گے تم ہماری نیستی کا انتظار"

پس اے احمدیت کے فرزندو! خدا کی راہ میں ہر گھڑی موت قبول کرنا اپنا مسلک بنا لو اور اس کی خاطر اپنے اموال کو قربان کرتے رہنا اپنا شعار ٹھہرا لو۔ تاکہ کبھی بھی مال و دولت آپ کی نگاہ میں قاضی الحاجات کا مقام نہ سنبھال سکے۔

معزز سامعین! اصل نکتہ زیرِ بحث یہ تھا کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم اسلام نے اس لئے دیا ہے کہ مال کی موجودگی انسان میں شرک کی اور اسباب پرستی کی بیماری نہ پیدا کر دے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشادِ باری ہوا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ۔ پس بلاشبہ خدا کی راہ میں صدقات دینا انسان کی ذاتی تطہیر کا نہایت مفید اور مؤثر ذریعہ ہے جس کے نتیجہ میں شرک کے علاوہ بخل، خود غرضی، حرص و لالچ، اسراف، استبداد، تملق اور خوشامد، قساوتِ قلبی، چوری، رشوت خوری اور بد دیانتی جیسے ذمائم سے بھی انسان کو حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ان کے مقابل میں ایثار، رحم، سخاوتِ نفس، شفقت علیٰ خلق اللہ، حقوق العباد اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوتی ہے جو کہ انسان کے کردار کی تطہیر کا مثبت ثمرہ ہیں۔

(باقی)

ضروری اعلان برائے لجنات

ہمارا مالی سال خدا تعالیٰ کے فضل سے اکتوبر ۱۹۸۰ء سے شروع ہو چکا ہے۔ لیکن پہلی سہ ماہی (یعنی اکتوبر، نومبر، دسمبر) میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے چندہ ممبری لجنہ، ناصرات ممبری، اجتماع لجنہ و ناصرات، خدمت خلق موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم یہ لجنات توجہ فرمائیں نیز امراء اضلاع و صدر صاحبان نئے سال سے بجائے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ان لجنات کو خصوصی طور پر چندہ دینے کی طرف توجہ دلائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ضلع گوجرانوالہ:-

گوجرانوالہ، تلونڈی کھجور والی، کوٹ تارڑ، گکھڑ منڈی، تلونڈی رانجھا، گوندلانوالہ، کوٹ لالہ، بھڑی شاہ رحمان، جامکے چٹھہ، چیانوالی، بھڑی چٹھہ، ڈاہرانوالی، اردپ، اُدھووالی، کوٹ ہرا، چک پٹھان، مہے چٹھہ، وزیر آباد، جلّن لوہری والا، سلّوکی، قلعہ جے سنگھ، قیام پور درکاں، نوشہرہ درکاں، دلاور چیمہ رسول نگر، نوجیانوالہ، چھنی جاناں، علی پور چٹھہ، قلعہ صوبہ سنگھیاں، دولووالی، بیریانوالہ بیڈ فاتکی، منڈیالہ وڑائچ۔

ضلع ساہیوال:-

اوکاڑہ شہر، چک ۱۵۲ ۲-ایل، چک ۳۳۷ ۹-ایل، گولڑہ، چک ۲۳ ۱۲-ایل چک ۵۵ ۲-ایل محمود آباد، چک ۲۹ ۱۲-ایل، پاکپتن، چیچہ وطنی، چک ۲۲ جی-ٹی چک ۹۲ ۲-ایل۔

ضلع سیالکوٹ:-

دوبم کاہلوں، میانوالی خانانوالی، بھڈال، بڈھا گورایہ، اگوکی، معراج کے، ساہووالہ چانگریاں بٹے، ترسکہ، جرمیاں جھنڈا، وسن کے، فتوکے، بہلول پور، قلعہ صوبہ سنگھ ریوکے، ٹھریانوالہ، بمبانوالہ، تلونڈی جھنڈاں، ملکے کلاں، ماوکے تیلے، پیچھہ جہاراں، مگرا، بھڑتانوالہ، لدھڑ کرم سنگھ، علیانوالہ، لوہاں، راؤکے، تیاں، تنگل رندھیر والا، گوبندکے، دگانوالی، بن باجوہ، جنڈوسامی، اودے والا، بیڈ مرالہ، جامکے چیمہ، ڈنڈپور، بیرو چک، بھاگووالی، نوادے اونچ جھبر، نواں پنڈ، سلیم پور، کھوکھر والی، اور اسجاگو بھٹیاں (باقی آئندہ)

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمانوں کی تخلیق میں ایک شبہ کا ازالہ

(مکرم ماسٹر محمد امیر عالم صاحب شیخوپورہ)

اس سے قبل سورۃ حٰم سجدہ کی روشنی میں یہ بیان ہوا تھا کہ زمین کی تخلیق کے پہلے دور میں دو دن لگے اور دوسرے دور میں چار دن - پہلے دو دن میں مطلق تخلیقی عمل سے زمین وجود میں آئی اور دوسرے چار دن کے دور میں آیۂ مبارکہ

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ

کی رو سے زمین پر پہاڑ بنانے اور اس میں رہنے والوں کے کھانے پینے کے لئے ہر چیز کو اندازہ کے مطابق بنا دیا - پھر آخری دو دن میں ہفت افلاک کی تخلیق و تزئین ہوئی جیسا کہ فرمایا:

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ - (پھر ان کو سات آسمانوں کی صورت میں دو دن میں بنایا) - یہاں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا ہوئے ہوں تو آسمانوں کی تخلیق کے پہلے چار دن کہاں گئے - کیوں نہ سمجھ لیا جائے کہ آسمان کی تخلیق پر بروئے آیت صدر صرف دو دن لگے - یہ غلط فہمی لفظ "امر" کے معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے - "امر" کے معنے حکم کے علاوہ معاملہ اور بات کے بھی ہوتے ہیں جیسے سورۃ القدر میں فرمایا:

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ

فرشتے ہر سال کا بجٹ بنانے کے بارہ میں زمین پر اترتے ہیں۔

اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود کی تفسیر صغیر میں اس آیت کی تفسیر ملاحظہ کیجئے - وہاں یہ معنے درج ہیں :-

"ہر آسمان میں جو کچھ ہونا تھا اس کی طاقت اس میں ہی ودیعت کر دی گئی"

یہ امر مسلّم ہے کہ آسمانی تاثرات زمین کو رزق رسانی میں مدد دیتے ہیں اور دنیا و مافیہا کو زندگی کا سامان مہیا کرتے ہیں - زمین کو ضروری لوازمات مہیا کرنے کے بعد آسمان کو اس کی امداد پر لگایا گیا - سورج سے لیل و نہار پیدا ہوتے - تمازتِ آفتاب سے ہوا پیدا ہوئی اور بارش برسنے لگی - یہ معنے اس معمہ کو حل کر دیتے ہیں اور کوئی خلا باقی نہیں رہتا - اور دن میں آگے پیچھے کا فرق ہے - مدت دونوں کی پوری ہوتی ہے محض واقعات کا آگے پیچھے ذکر ہے - مضمون کا ربط اسی طرح قائم رہتا ہے علمی لحاظ سے اس میں کوئی نقص نہیں - اس کے بعد خدا تعالیٰ کام شروع کرنے کے لئے آسمان کی طرف متوجہ ہوا - اس وقت آسمان بمثل سابت دھوئیں کی چادر میں لپٹا ہوا تھا - جیسا کہ فرمایا

ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ

اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ محض آسمان دھوئیں میں لپٹے ہوئے تھے - زمین دھوئیں میں لپٹی ہوئی نہ تھی - چونکہ خدا تعالیٰ کو افلاک و ارض کے چھ دن میں تخلیق ہو جانے کا علم تو تھا ہی - پھر آسمان کی طرف متوجہ ہونے کا کیا مطلب؟

اس کا مطلب واضح ہے کہ اب آسمان اور زمین سے کام لینے کا وقت آگیا تھا اور اس کام کی ابتداء آسمان سے ہونی تھی کیونکہ زمین کی زندگی کا انحصار آسمان پر ہے - خدا تعالیٰ کے حکم سے سورج سے لیل و نہار پیدا ہوئے تمازتِ آفتاب سے دھند ہوا بن کر بارش برسی - زمین پر روئیدگی پیدا ہوئی - اس طرح آسمان اور زمین حرکتِ عمل میں آگئے -

عقلی تقاضا بھی یہی ہے کہ کسی شئے کے مکمل ہو جانے کے بعد اس کو کام پر لگایا جائے آسمانوں اور زمین کے ادوار میں فرق ہونا ان کی تخلیقی ضرورت پر دلالت کرتا ہے -

حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ تفسیر سے یہ معمہ حل ہو گیا - آیۂ کریمہ

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا

کے معنے یوں بنتے ہیں :

"پس اس طرح سات آسمانوں کی تخلیق آخری دو دن میں ہوئی اور ہر آسمان میں جو کچھ ہونا تھا اس کی طاقت اس میں ودیعت کر دی اور ہم نے نچلے آسمان کو ستاروں سے سجایا اور حفاظت کے لئے بھی اس میں سامان پیدا کیا"

ان معانی سے مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتا ہے - مثال کے طور پر آسمانی طاقتیں زمین کی طاقتوں سے بڑھ کر اور بے شمار ہیں جن سے دنیا و مافیہا متاثر ہو رہے ہیں - متذکرہ الصدر مثال دھند کی لے لیجئے اس کے ذریعہ کتنا بڑا کام ہوا - یہاں سے حیاتِ ارضی شروع ہوئیں - بارش سے دریا اور سمندر پیدا ہوئے - سمندروں سے مون سون ہوائیں چلیں - ان سے ارضی حیات کا سامان مستقل شکل میں آگیا - یہ سب کچھ سورج کے ذریعہ ہوا کے طفیل ہوا - ہواؤں کا وجود بارش سے پہلے ہے - پس ہوا کو تقدم زمانی حاصل ہے - ممکن ہے دھند میں آکسیجن اور ہائیڈروجن گیسوں کے ذرات شامل ہوں - تمازتِ آفتاب سے ہوا بن کر برس گئے ہوں اور زمین پر سبزہ پیدا ہو گیا ہو - پودوں کی پرورش کے لئے روشنی ہوا اور پانی کی ضرورت ہے - روشنی جان بخشتی ہے، ہوا سے سانس اور پانی سے غذا حاصل ہوتی ہے - اسی طرح جانداروں کا حال ہے - دنیا میں بارش کا یہی دستور ہے - خدا تعالیٰ گواہ ہے

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ - وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُورًا (الفرقان)

ازالہ اشتباہ ۲

سورۃ البقرہ ع ۳ میں سورۃ حٰم السجدہ سے ہو بہو ملتا ہوا مضمون بیان کیا گیا ہے فرمایا ہے،

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

کہ خدا تعالیٰ نے تخلیق کے پچھلے چار دن میں زمین میں ضروریاتِ زندگی کے سامان پیدا کر دیئے - اس کے بعد

ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ - (بقرہ ع ۳)

ہفت افلاک بھی چار دن میں مراتبِ تکمیل طے کر چکی تھی - سورۃ حٰم السجدہ کے مطابق آسمان ابھی دھوئیں کی چادر میں لپٹے ہوئے تھے - آسمانوں اور زمین دونوں سے کام لینے کا وقت آگیا تھا - صرف چابی دینے کی دیر تھی مگر ابھی دو دن باقی تھے - اسی دوران ورلے آسمان کی آرائش کا سامان کیا گیا اور ستاروں سے اسے روشن کر دیا گیا - رکوع ہذا میں زمین و آسمان کے فرش اور چھت بنائے جانے کے بعد

وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے پانی اتارا اور پھر اس پانی کے ذریعہ سے میووں کی قسم کا رزق تمہارے لئے نکالا -

آیۂ ہذا سے یہ امر بالکل واضح ہو گیا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بعد تمازتِ آفتاب سے بارش برسی نہ کہ ورلے آسمان میں ستاروں کے جگ مگ کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے یہ کام اپنے علم سے کیا ہے - اسی طرح ہفت افلاک اور زمین سب مربوط کر دیئے گئے - گویا ارفع ترین ساتویں آسمان سے تیوسّل دیگر افلاک زمین کا ربط پیدا ہو گیا اور ساتویں آسمان سے بشمول دیگر افلاک زمین اپنا حصہ لے رہی ہے - ہماری موٹی عقل کی حد یہیں تک ہے -

ازالہ اشتباہ ۳

ہفت افلاک کو چھ دن میں مکمل کرنے کے بعد کائناتی مشینری کو کام کرنے کا حکم ہوا فرمایا

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ (یونس ع ۱)

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ سے کائنات میں تقدیری نظام جاری کرنے کی طرف اشارہ ہے - اس کی ابتداء ورلے آسمان کو ستاروں کو مزین کرنے سے شروع ہوئی - اجرامِ فلکی کام کرنے لگ گئے - تمازتِ آفتاب سے دھند بارش بن کر ختم ہو گئی - تقدیری انقلابی نظام شروع ہو گیا خلا اور فضا صاف ہو گئے - لیل و نہار چمک اٹھے - دریا اور سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگے - زمین پر سبزے کی قالین بچھ گئی - یہ سب کچھ پانی سے ہوا جیسا کہ فرمایا:

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ (ہود ع ۱)

پھر اسی مضمون کو بوضاحت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

اللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ - كُلٌّ يَّجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ

(الرعد ع ۱)

واضح ہے کہ اجرامِ فلکی کے مسخر کرنے یا ان سے کام شروع کروانے سے پہلے ہفت افلاک مکمل ہو چکے تھے مگر سوال پھر بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ سورۃ حٰم سجدہ میں زمین کی تخلیق کے چھ دن میں مکمل ہو جانے کے بعد ہفت افلاک کے دو دن زائد لگنے کا کیوں ذکر ہوا اور آسمانوں کی تخلیق کے چار دن کا مطلق ذکر نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کا حل معلوم کرنے کیلئے آیۂ کریمہ کا تجزیہ کیجئے :-

اوّل: اس میں پہلے دو یوم کی مطلق ارضی مادی تخلیق کا ذکر ہے -

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

(۱) سری لنکا سے بذریعہ خط اطلاع ملی ہے کہ مکرم بشیر احمد صاحب ولد جمال دین صاحب مرحوم بقضائے الٰہی عمر تقریباً ۶۰ سال مختلف عوارض کی بناء پر ۲۰ دسمبر ۱۹۸۰ء کو نیگمبو شہر میں وفات پا گئے ہیں۔ اور انہیں وہیں احمدیہ قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم سالہا سال جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے اور وفات سے قبل صدر جماعت احمدیہ نیگمبو تھے۔ نہایت مخلص کارکن تھے۔ مرحوم پُرجوش مبلغ تھے اور اسی طرح مقرر بھی اردو زبان پڑھنے اور ترجمہ کرنے میں مہارت تھی اور الفضل کے خطبات بھی ترجمہ کر کے جماعت کو سنایا کرتے تھے۔

دوست دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات کی بلندی کرے۔ نیز اس خلاء کو جو جماعت میں ہو گیا ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے پورا کرے اور ان کے وارثین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(قریشی عبدالرحمٰن سابق مبلغ سری لنکا حال مقیم دارالذکر لاہور)

(۲) میری ممانی جان محترمہ عصمت خانم صاحبہ زوجہ منظور الحق صاحب عباسی مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۸۱ء واہ میں بعمر ۵۶ سال انتقال کر گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وہ موصیہ تھیں لیکن بعض مجبوریوں کے تحت ان کی تدفین واہ کینٹ میں امانتاً ہوئی مرحومہ کا تعلق ایران سے تھا۔ نہایت ہی صابر، منکسر المزاج عبادت گزار اور محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ سات بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جوار رحمت میں جگہ دے درجات بلند فرمائے اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(منور احمد جاوید زعیم انصار اللہ حلقہ غربی والا مزرع واہ کینٹ)

چانڈیہ میڈیکل کالج لاڑکانہ میں داخلہ

چانڈیہ میڈیکل کالج لاڑکانہ میں داخلہ کی آخری تاریخ ۲۲ فروری ۱۹۸۱ء ہے خواہش مند طلباء مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

مبشر احمد شرما کمرہ نمبر ۱۱ زیرو پلازا چانڈیہ میڈیکل کالج لاڑکانہ

(مہتمم امور طلباء)

درخواست دعا

میرے داماد چوہدری بشارت احمد نیو گارڈن ٹاؤن مینجر اورینٹل ویلوٹ ملز کو گزشتہ دنوں موٹر سائیکل کا حادثہ پیش آگیا تھا جس کی وجہ سے عزیز کی دائیں ٹانگ میں فریکچر آگیا ہے اور زیر علاج ہے احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کی جلد صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

میاں نذیر احمد ایس ڈی او سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

عنوان :- غزوۂ تبوک و جنگ موتہ

حجم :- دس ہزار الفاظ

نقد انعامات :- اوّل :- ۷۰۰/- روپے

دوم :- ۵۰۰/- روپے ؛ سوم :- ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ ۵

دوم۔ بعدہٗ چار یوم میں زمین کے لوازمات زندگی سے مستجمع ہونے کا۔

سوم۔ چھ دن کی ارضی تخلیق و تکمیل کے بعد آسمان حسب سابق دھوئیں میں مرتق تھا چوتھے : آسمان اور زمین دونوں کو اسی حالت میں ڈیوٹی پر حاضر ہونے کا حکم ملا۔ آسمان کی تکمیل بھی ہو چکی تھی۔ دونوں نے لبیک کہہ کر کام شروع کر دیا۔

پانچویں : ضمناً آسمان کی آخری دو یوم کی زیبائش کا ذکر ہے جو چھ دن میں بلا خلا شامل ہے۔

آیہ ہذا کے اجزاء پر غور کرنے سے ہم اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اوّل تو اس رکوع میں محض ارضی تخلیق کا ذکر ہے۔ آسمانوں کی تخلیق کا ذکر بارہا دوسرے مقامات پر ہو چکا ہے لہٰذا حسب اقتضائے مضمون یہاں اس کا ذکر غیر ضروری سمجھا گیا

دوم : زمین کے ساتھ والے آسمان کا ذکر یوں ضروری ہوا کہ رکوع ہذا میں لوازمات حیات ارضی کا ذکر ہو رہا ہے لوازمات ارضی کے حصول میں زمین کا دوسرے آسمان سے براہ راست تعلق ہے کیونکہ زمین ہر وقت اجرام فلکی سے متاثر ہوتی رہتی ہے۔ اس ضمن میں لوازمات ارضی میں مدد دینے والے دوسرے آسمان کا ذکر ہو گیا۔

سوم : حیوانی زندگی کا اصل تعلق لوازمات زندگی کی بناء پر براہ راست زمین سے ہے اور آسمان سے بالواسطہ۔ لہٰذا دوسرے آسمان کا ذکر بھی بالواسطہ لازم ٹھہرا

چہارم :- آخری دو یوم میں ہفت افلاک کی زیبائش سے عرصہ تخلیق میں دو یوم کی زیادتی مراد لینا امر غیر واجب ہے۔ لہٰذا خلا بھی کوئی نہیں۔

سلائیڈز لیکچرز اور مجالس انصار اللہ

تصاویری سلائیڈز آج کل بہت مقبول ہیں اور ان سے تعلیم و تربیت اور تشہیر اور تبلیغ کا کام موثر رنگ میں سرانجام پاتا ہے۔

۱۔ ہر مجلس انصار اللہ اپنے ہاں ہر ماہ ایک سلائیڈز لیکچر کا انتظام کرے۔ دعوت نامہ کافی دن پہلے جاری کیا جائے۔ بچوں کے علاوہ عورتوں کو بھی پردہ کی رعایت سے ضرور شامل کیا جائے۔

۲۔ اس سلسلہ میں انصار اللہ مرکزیہ سے تعاون کی ضرورت ہو تو ابھی سے سال بھر کا پروگرام معین کر کے صدر محترم کی اجازت حاصل کر لیں۔

۳۔ نیز جن احباب کے پاس سلائیڈز پروجیکٹرز (۳۵ ایم۔ایم) ہوں ان کی خدمات سے بھی استفادہ کیا جائے۔ اور اگر انہیں سلائیڈز کی ضرورت ہو تو ہم سے رابطہ پیدا کیا جائے۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

ہفتہ تربیت

ہر سہ ماہی گزرنے پر ایک ہفتہ تربیت منایا جائے جس میں شعبہ تربیت کے نصاب کے مطابق پروگرام رکھا جائے اور اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ ربوہ)

آپ کی توجہ کی ضرورت ہے

پہلی سہ ماہی کا جائزہ لینے پر یہ امر سامنے آیا کہ شعبہ تربیت پر کما حقہ توجہ نہیں دی گئی۔ تمام لجنات کی خدمت میں لائحہ عمل بھیج دیا گیا ہے۔ براہ مہربانی نصاب کے مطابق کام کیجئے۔

سیکرٹری تربیت
لجنہ مرکزیہ ۔ ربوہ

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۷)

یکم اگست ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء

مکرمہ رضیہ فردوس صاحبہ معرفت سید منیر احمد صاحب کوئٹہ		۵۰ — ۰۰
مکرم تنویر احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ کرنیل پروین صاحبہ بنت کریم بخش ڈار صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
" مسز منیاء نثار صاحب	"	۶۰ — ۰۰
" صادقہ جبین اہلیہ رشید احمد خان صاحب	"	۵۰ — ۰۰
مکرم مرزا احمد اقبال صاحب۔	"	۵۱ — ۰۰
" منیر احمد صاحب۔	"	۲۵ — ۰۰
" شیخ محمد اقبال صاحب مع اہل و عیال	"	۱۰۰ — ۰۰
" وقار احمد صاحب		۴۰ — ۰۰
مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحیم صاحب سلیم	"	۷۰ — ۰۰
مکرم طاہر احمد صاحب ہری کشن روڈ	"	۱۰ — ۰۰
" چوہدری لال دین صاحب	"	۲۵ — ۰۰
" ٹھیکیدار محمد سعید صاحب	"	۳۰ — ۰۰
لجنہ اماء اللہ	"	۱۳۲ — ۰۰
مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب	"	۵۰ — ۰۰
" مبشر احمد صاحب ظفر	"	۱۰۰ — ۰۰
" عطاء اللہ صاحب ڈار	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ مسز رانی عطا اہلیہ عطاء اللہ صاحب ڈار	"	۲۰ — ۰۰
مکرم نصیر احمد صاحب کریم مع اہلیہ	"	۶۰ — ۰۰
" عبدالحئی، عبدالسلام خان صاحبان	"	۱۰ — ۰۰
" عبدالسمیع، عبدالسلام خان صاحبان	"	۲۲ — ۰۰
مکرمہ بیگم شمیم احمد صاحب صدیقی	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرم منیر احمد صاحب بیگ	"	۲۰ — ۰۰
" " " " منجانب والد صاحب مرحوم	"	۱۰ — ۰۰
" عبدالماجد، عبدالسلام صاحبان	"	۱۰ — ۰۰
" سید لبیب حسین شاہ صاحب	"	۴۴ — ۰۰
" عبدالحئی، عبدالمالک، عبدالسلام خان صاحب	"	۲۵ — ۰۰
مکرمہ مسز فاروق صاحبہ	"	۳۰ — ۰۰
مکرم میجر شاہد احمد صاحب	"	۴۰ — ۰۰
" میاں عطاء اللہ صاحب نسیم بھیروی	"	۱۰۰ — ۰۰
" سلیم الحق خان صاحب ابن شمس الحق خان صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" ملک عطاء الرحمٰن خان صاحب	"	۴۸ — ۰۰
" شیخ نعیم احمد صاحب	"	۶۵ — ۰۰
" عبدالخالق ابن بھائی احمد دین صاحب بٹ	"	۲۰ — ۰۰
" عبدالرؤف لودھی	"	۷۵ — ۰۰
" عبدالسمیع خان صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" صوبیدار میجر عبدالرحمٰن صاحب (ریٹائرڈ)	"	۸۰ — ۰۰
" ملک جاوید احمد صاحب	"	۲۱ — ۰۰
" طاہر احمد صاحب ابن نصیر احمد خان صاحب	"	۴۰ — ۰۰
" مدد الرحمٰن خان صاحب باسط برادرز	"	۲۵ — ۰۰
مکرم نذر محمد صاحب بلوچ	کوئٹہ	۳۴ — ۰۰
" عبدالرشید صاحب والد حاجی لال دین صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" میجر ظفر الاسلام صاحب	"	۵۵ — ۰۰
" مرزا منیر احمد صاحب مع والدہ اہل و عیال	"	۱۱۵ — ۰۰
" سعید اقبال صاحب	"	۳۰ — ۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ قصور شہر کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

"مجلس خدام الاحمدیہ قصور شہر کے تمام عہدیدار اور دوسرے ممبران قائد مجلس کے والد محترم حافظ عبدالکریم صاحب خوشابی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ نیز دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ محمد یوسف قمر نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ قصور)

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے ان ٹھیکیداروں سے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ جنہوں نے سال رواں کی اندراج۔ تجدید فیس جمع کروادی ہے۔ ٹینڈر مورخہ ۳/۸۱ بوقت بارہ بجے دوپہر وصول کئے جائیں گے۔ ٹینڈر فارم بعوض مقررہ فیس (ناقابل واپسی) مورخہ ۲۸/۲/۸۱ تک ہیڈ کلرک سے لئے جا سکتے ہیں۔ دیگر تفصیلات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے دوران اوقات ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی یا تمام ٹینڈرز مسترد کرنے کا مجاز ہے

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱	تعمیر سڑک خانسر تا گوہر والا۔ گوڈا منکیرہ ضلع میانوالی گروپ نمبر I۔ میل ۰/۰ تا ۵/۰	۱۸,۳۵,۵۰۰/-	۳۶,۸۰۰/-	ایک سال
۲	ایضاً — گروپ نمبر II میل ۵/۰ تا ۱۰/۰	۱۸,۳۵,۵۰۰/-	۳۶,۸۰۰/-	"
۳	ایضاً — گروپ نمبر III میل ۱۰/۰ تا ۱۶/۰	۲۲,۵۲,۵۰۰/-	۴۴,۱۰۰/-	"
۴	سڑک تعمیر از اڈا برکت والا تا فاضل بس سٹینڈ فیز نمبر II میل ۱۲/۰ تا ۱۷/۰	۲۰,۰۰,۰۰۰/-	۴۰,۰۰۰/-	"
۵	ایضاً — ایضاً — میل ۷/۰ تا ۱۲/۰	۲۰,۰۰,۰۰۰/-	۴۰,۰۰۰/-	"

ایگزیکٹو انجینئر

ہائی وے۔ ڈویژن میانوالی

IPL — 961

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سری لنکا کے ایک مخلص احمدی کا انتقال

سری لنکا سے یہ افسوس ناک خبر ملی ہے کہ ہمارے ایک نہایت ہی مخلص محنتی اور قربانی کرنے والے دوست برادرم بشیر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ سری لنکا کے شہر ینگومبو کے پرانے مخلص احمدی خاندان میں سے تھے۔ آپ نے قادیان میں تعلیم کی خاطر چند سال گزارے تھے۔ اور تقسیم برصغیر کے وقت واپس وطن جانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ قادیان میں قیام نے ان پر نیک رنگ چڑھا دیا تھا جو ہر ملنے والے کو محسوس ہوتا تھا۔ نیز انہیں اردو زبان سمجھنے اور بولنے کی بھی مشق ہو گئی تھی۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت فضل عمر نے اس عاجز کو ۱۹۵۱ء میں سری لنکا بھجوایا تو برادرم بشیر احمد صاحب ہی میری تقریروں کے تامل زبان میں ترجمان ہوا کرتے تھے۔ ان کے ترجمہ میں روانی اور جوش ہوتا تھا۔ ان کے شہر میں لجنہ قائم ہوئی تو خاکسار کی اہلیہ کی تقاریر کا بھی وہی ترجمہ کرتے رہے۔ ان کی بیگم بہن حمیدہ بیگم لجنہ کی سیکرٹری تھیں اور دونوں میاں بیوی خدمت دین کے لئے وقت کی قربانی کر کے بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ اور جماعت کی ترقی کے لئے ہمیشہ اپنے نیک باپ جمال الدین نانا صاحب مرحوم کی طرح کوشاں رہتے تھے۔ تبلیغ اسلام کے لئے دل میں بہت جوش رکھتے تھے۔ اور جب بھی موقعہ ملتا اس کے لئے مال وقت اور عزت کی قربانی کے لئے تیار ملتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کے ایک جوان بیٹے کو خنجر مار کر شہید کر دیا گیا تو انہوں نے نہایت صبر اور سکون کا مظاہرہ کیا۔ نہ صرف اپنے خاندان بلکہ جماعت کے نوجوانوں کو بھی نظم و ضبط میں رکھا اور معاملہ پر تدبر اور دور اندیشی سے قابو پایا۔

گزشتہ دو تین سالوں میں اس خاندان کو پے در پے تین حادثات سے دوچار ہونا پڑا۔ پہلے ان کے والد محترم جمال الدین صاحب فوت ہو گئے جنہوں نے زندگی بھر جماعت کا مالی شعبہ مضبوط رکھا اور پھر ان کا بیٹا شہید کر دیا گیا۔ اب آپ خود اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر اپنے مولیٰ سے جا ملے۔ آپ بوقت وفات جماعت احمدیہ ینگومبو کے پریذیڈنٹ تھے۔ اس لحاظ سے نہ صرف آپ کے خاندان بلکہ جماعت کے لئے بھی وقتی طور پر صدمے کا عالم ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مخلص بھائی کی روح پر اپنی برکات نازل فرمائے۔ اور نہ صرف سوگوار خاندان بلکہ جماعت کو بھی ان کا نعم البدل جلد عطا فرمائے تا جماعت ترقی کے اس دور میں اپنی رفتار اور تیز کر سکے۔ آمین

محمد اسمٰعیل منیر سابق مبلغ سری لنکا
حال سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

جامعہ احمدیہ کی دو تقاریب

جامعہ احمدیہ کی سٹوڈنٹس یونین للجبھیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ فروری دن کے سوا ایک بجے ایک تقریب میں مکرم محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ نے تحریک کے شب و روز کے بارے میں ایک دلچسپ خطاب سے طلباء کو نوازا۔ انہوں نے ترکی کے بارے میں معلوماتی باتیں بتائیں۔ اور طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔

مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۸۱ء کو بنگلہ دیش میں مقیم مربی سلسلہ احمدیہ مکرم فاروق احمد صاحب نے بنگلہ دیش میں تبلیغ احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے اور بتایا کہ بنگلہ دیش کے احباب نے بڑی قربانیوں کے ساتھ اپنے ایمان کو مستحکم کیا۔ اور اب بنگلہ دیش میں ستر مضبوط جماعتیں قائم ہیں۔ حال ہی میں ڈھاکہ میں نئی مسجد مکمل ہوئی ہے۔ دونوں تقاریب کے بعد مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر الفضل)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ساتویں مرحلہ کی ادائیگیوں کی آخری تاریخ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے امراء اور صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جو رقوم

۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء

تک جمع ہو جائیں گی۔ وہ ساتویں مرحلہ میں شمار ہونگی۔ جماعتیں اس سے فائدہ اٹھائیں تاکہ کوئی جماعت بقایادار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی نئی خریداری

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے دوست ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے نئے خریدار بنے ہیں۔ اور بہت سے دوستوں کی طرف سے ابھی نئی خریداری کے لئے چندہ موصول ہو رہا ہے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی نئی خریداری ماہ فروری ۱۹۸۱ء سے شروع ہو رہی ہے۔ چونکہ ماہ فروری ۱۹۸۱ء اور ماہ مارچ ۱۹۸۱ء کا پرچہ اکٹھا شائع ہو رہا ہے۔ اس لئے نئے خریداروں کو پرچہ ماہ مارچ ۱۹۸۱ء کے دوسرے تیسرے ہفتے میں ملے گا۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے پیارے ابا جی مکرم محترم شیخ مہر دار علی صاحب آف رحیم آباد ضلع گورداسپور حال سوڈی چک ۱۶۴ ج ب دل کی حرکت بند ہو جانے سے ۸۳ سال کی عمر میں ۲۴ جنوری ۱۹۸۱ء صبح ۴½ بجے فیصل آباد ہسپتال میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم موصی تھے۔ نماز جنازہ بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم محترم صوفی غلام محمد صاحب نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید اے اختر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ دوست احباب اور افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے کثیر اولاد چھوڑی ہے۔ ان کے بیٹے بیٹیاں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اور ان کی اولاد ۱۰۱ افراد پر مشتمل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پیارے ابا جان کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے

(لطیف احمد انجم یو بی ایل)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت عبد الحق نام تجویز فرمایا ہے نومولود محترم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب محمد آباد کا پوتا اور محترم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نواب شاہ کا نواسہ ہے۔ احباب زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔ احتشام الحق کوئٹہ

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا جدید اور با اعتماد مرکز
مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز گول بازار ربوہ
بالمقابل مومن کلاتھ ہاؤس
فون نمبر 517